کے بس کی بات نہیں۔ پاکستان میں دواساز ادارے غیر ملکی ہیں۔ جو من مانی کرتے ہیں۔ اور اپنی مصنوعات کی قیمتوں کا تعین خود کرتے ہیں۔ جب چاہیں اس میں کئی فیصد اضافہ کرتے ہیں اس کی روک تھام کیلئے حکومت کو موثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ اور بجٹ کے موقعہ پر خصوصی اعلان ہونا چاہئے۔ اور دواساز اداروں کو کسی ضابطے کا پابند بنانا چاہئے۔ یہی حال پرائیویٹ تعلیم کا ہے۔ بھاری فیسیں اور مہنگی کتب! موجودہ حکومت جو کہ آدھی جمہوری ہے انہیں کم از کم اپنے آدھا بجٹ عوامی بنانا چاہئے۔ اور غریب عوام کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ اس طرح انہیں عوامی ہمدردی میسر آئے گی۔ ورنہ ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر بجٹ بنالینا کوئی کمال نہیں!!

درندگی اور دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت

یوں تو بہادر امریکہ طاقت کے نشے میں جہاں چاہتا ہے چڑھائی کر دیتا ہے آج کل پوری دنیا کو تسخیر کرنے کا جنون اس کے سر پر سوار ہے اور کسی بھی ملک پر حملہ آور ہونے کیلئے بہانے تراش لئے جاتے ہیں۔ اور پھر جدید ترین اسلحہ حرکت میں آتا ہے۔ اور ہزاروں من بارود چند لمحوں میں پھونک دیا جاتا ہے۔ پلک جھپکتے ہی ہستے بستے گھرانے راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔ جس کی تازہ مثالیں افغانستان اور عراق ہیں۔

لیکن اچانک اس وقت امریکہ کے بھیانک اور مکروہ چہرے سے پردہ چاک ہوا جب امریکی اخبارات نے ہی عراقی قیدیوں کے ساتھ ابوغریب جیل میں انسانیت سوز مظالم کی تصاویر شائع کر دیں جن میں توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہوئے عراقی قیدیوں کو مادر پدر برہنہ کر کے سزائیں دی جارہی ہیں۔ انہیں دہشت زدہ کرنے کیلئے ان پر کتے چھوڑے گئے۔ گلے میں پٹہ ڈال کر گھسیٹا جاتا ہے۔ کئی کئی دن اور رات کھڑا رکھا جاتا ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ گندگی کھانے اور ان پر پیشاب کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ انسانیت کی تذلیل کرتے ہوئے نازک جگہوں کو سگریٹ سے داغا گیا یا بجلی کے جھٹکے دیئے گئے۔

وہی امریکہ جو پوری دنیا کو کا درس دیتا ہے۔ تہذیب سکھلاتا ہے۔ اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے طویل جنگ لڑنے کا عزم رکھتا ہے۔ وہی امریکہ جس کا دعویٰ ہے کہ وہ مہذب ترین قوم ہے اور دیگر ممالک کو انکی تقلید کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ امریکہ جہاں جدید ترین یونیورسٹیاں ہیں نئی اور جدید ٹیکنالوجی ہے وہ امریکہ جو ستاروں پہ کمندیں ڈال رہا ہے۔ جس نے چاند پر قدم رکھا جو نت نئی ایجادات سے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈالتا ہے۔ وہ امریکہ جس کے سحر نے ایک دنیا کو مسحور کر رکھا ہے۔ لیکن عراقی قیدیوں کے ساتھ اس کے گناؤنے کھیل نے نفاق کی چادر پلٹ دی۔ اس کے ناپاک عزائم منظر عام پر آئے۔ بیگانے تو بیگانے امریکیوں نے خود اس پر شدید احتجاج کیا جس کی وجہ سے اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع ہوئیں۔

ان لوگوں کو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے جو امریکہ کے طرز عمل کو اپنے لئے آئیڈیل سمجھتے ہیں جو امریکہ کی حمایت میں دبلے ہوئے جارہے ہیں۔ اور امریکہ کے ہر اقدام کو دنیا کے لئے امن کی ضمانت سمجھتے ہیں اس کے حلیف بننے پر اتراتے ہیں انہیں اب سوچنا چاہئے کہ امریکہ کے فوجیوں نے جس کمینگی کا مظاہرہ کیا اور جس طرح سے عراقی قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا۔ کہ وہ یہ استحقاق رکھتے ہیں کہ ان کی اندھی حمایت کی جائے اور ان کے بیہودہ حرکتوں پر خاموشی اختیار کی جائے۔

نہتے عراقیوں کو جس طرح سے گرفتار کیا گیا اور ابوغریب جیل میں جو سلوک روا رکھا گیا۔ یہی اصل میں درندگی اور دہشت گردی ہے۔ امریکیوں کے اخلاق باختہ ہونے اور مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ جس کی شدید مذمت ہونی چاہئے وہ لوگ جو پہلے ہی بے کس، بے یار و مددگار ہیں۔ جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں کس جرم پر سزا دی جارہی ہے۔ انہیں عبرت کا نشان بنانا ہی اصل مجرمانہ حرکت ہے۔

ہم یہاں امت مسلمہ کو احساس دلانا چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہوش کے ناخن لیں اور ابھی سے اس کی روک تھام کیلئے جدوجہد کریں آج عراق، امریکہ کی درندگی کا شکار ہیں تو کل کلاں کوئی اور بھی اس ضمن میں آسکتا ہے۔ امت اسلامیہ کی نااتفاقی حکمرانوں کی غفلت اور عیش و عشرت نے آج ہمیں یہ دن دکھلائے ہیں۔

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

امریکہ اپنی تمام تر مکروہات کے ساتھ چوراہے میں برہنہ کھڑا ہے اور اپنی اس ذلالت پر شرمندہ ہونے کی بجائے حجتیں تلاش کرتا ہے اب تو ہمیں اسے پہچان لینا چاہئے اور اسکے چیچک زدہ چہرے پر تھوک دینا چاہئے اور اپنی برأت کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کی درندگی اور دہشت گردی سے اپنا دامن صاف کر لینا چاہئے۔

اس لئے کہ مسلمان کبھی دہشت گرد نہیں ہوتا۔ وہ کبھی زیادتی نہیں کرتا وہ انتقام کی بجائے معافی کو ترجیح دیتا ہے۔ معاشرتی زندگی میں مساوات کا قائل ہے۔ وہ دوسروں کیلئے وہی پسند کرتا ہے جو خود اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ وہ عام زندگی میں ہی حسن سلوک کا قائل نہیں بلکہ قیدیوں کے ساتھ بھی شفقت و محبت کا عملی مظاہرہ کرتا ہے ان کی ضروریات کا خود خیال کرتا ہے۔ وہ کس طرح ایسے لوگوں کا حلیف ہوسکتا ہے جو محض تفریح طبع کیلئے دوسروں کو اذیت دیتے ہیں۔

اس لئے اب ہمیں آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور دنیا کو ایک بار باور کرانا ہوگا کہ دنیا میں بسنے والا ہر مسلمان ہمارے لئے محترم ہے اس کی حرمت پورے مسلمانوں کی حرمت ہے۔ لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں دیا جاتا کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کرے جس سے مسلمان کی حرمت پامال ہو۔

اور امریکہ کو بھی جان لینا چاہئے کہ ان کے درندہ صفت فوجیوں نے جو مکروہ کام کیا اس سے عراقی قیدیوں کا نقصان نہیں ہوا بلکہ وہ خود ہی لوگوں کی نظروں سے گر گئے۔ اگر چہ ان کے وزیر دفاع نے عراقی عوام سے معافی مانگی ہے مگر ہم سمجھتے ہیں یہ ناکافی ہے انہیں فوراً تمام قیدیوں کو رہا کر دینا چاہئے کیونکہ وہ بے گناہ قیدی ہیں اور ان سے امریکہ کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے۔